Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۹۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۵ شعبان ۱۳۹۸ھ ۔ یکم ظہور ۱۳۵۷ہش ۔ یکم اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۷۵

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اپنے وعدوں کی مرحلہ وار ادائیگی کرتے چلے جائیے

احباب کرام! آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جو آپ کے واجب صد احترام امام نے غلبۂ اسلام کی خاطر الٰہی منشاء کو پورا کرنے کے لئے فرمائی تھی فراخ دلی سے وعدے لکھوائے تھے۔ اپنے ربّ کے دیئے ہوئے مال میں سے خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کو پورا کرنے کے لئے اس کی راہ میں خرچ کیجیے اور اپنے کل وعدہ کا ۵/۱۵ حصہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

رپورٹ نمبر ۱۵ ـــــ از ۸ تا ۱۶ جولائی ۱۹۷۸ء

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں میں احباب اور مقامی جماعتوں کو بیش قیمت نصائح اور پُر معارف ارشادات

شادی کی دو تقاریب اور اجتماعی دعا۔ ۱۴ جولائی کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ

گزشتہ ڈیڑھ صدی کے دوران اسلام پر پادریوں، یورپین مستشرقین اور فلاسفروں کے اعتراضات جمع کرنے کی ہدایت

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک رہی۔ الحمد للہ۔

مغربی افریقہ کا دورہ بعض ناگزیر حالات پیش آجانے کی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔ پروگرام کے مطابق حضور نے ۸ جولائی کی رات کو اس لمبے سفر پر روانہ ہونا تھا اس سے ایک دن پہلے خطبہ جمعہ میں حضور نے بعض پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اس سفر پر روانہ ہونے یا نہ ہونے کو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر چھوڑ دیا تھا۔ مشیت ایزدی اس سفر کے التواء کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہو گی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ہمیں تو ہر حال میں خدا تعالیٰ کے حضور یہی کہنا چاہیئے ع

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

گزشتہ ہفتہ عشرہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اہم دینی اور جماعتی امور سر انجام دینے کے علاوہ قریباً روزانہ ہی کئی کئی گھنٹے تک احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی طور پر ملاقاتیں کرتے رہے اور انہیں اپنے ارشادات اور نصائح سے مستفید فرماتے رہے۔ اس عرصہ میں مقامی دوستوں اور بعض سے اُنکے بیوی بچوں سمیت ملاقاتوں کے علاوہ متعدد بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے احباب کی ایک اچھی خاصی تعداد نے وقتاً فوقتاً حضور کی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ علاوہ ازیں حضور مسجد فضل میں نمازیں پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے اور پھر واپس آتے تو اس وقت بھی احباب پروانہ وار حضور کے گرد جمع ہو جاتے حضور ان سے مصافحہ فرماتے اور بعض دوستوں سے جماعتی تبلیغی یا اُن کے انفرادی حالات دریافت فرماتے جس سے اُن کی روحانی تشنگی دُور ہو جاتی اور روحانی بشاشت اُنکے چہروں پر کھیلنے لگتی۔ یہ نظارہ دن میں کئی بار نظر آتا اور ازدیادِ ایمان کا موجب بنتا رہتا ہے۔

تعلق باللہ پیدا کرنے کی نصیحت

۱۶ جولائی کو انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ ہنسلو اور گرین فورڈ کے افرادِ جماعت کی مسجد فضل میں حضور سے اجتماعی ملاقات بھی ہوئی جس میں حضور نے احباب کو آئندہ نسلوں کی تربیت کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر حضور نے احباب کو اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی بھی نصیحت فرمائی۔ بعض لوگوں کا خدا کے متعلق Impersonal God کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے۔ اس میں ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا ہے یہاں تک کہ درخت کے ہر پتّے کا گرنا اور اس کی جگہ نئے پتّے کا پیدا ہونا خدا تعالیٰ کے اِذن سے وابستہ ہے۔ پس وہ خدا جس کی مشیت اس کائنات کے ہر ذرّہ میں کارفرما ہے اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ انسان کو پیدا کر کے الگ تھلگ ہو گیا ہے سراسر غلطی ہے پس جب خدا تعالیٰ کا کائنات کی ہر چیز سے تعلق ثابت ہے تو انسان اشرف المخلوقات کے ساتھ اس کا تعلق تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص دائرہ میں آزادی دی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اب اس کا خدا سے تعلق نہیں رہا بالکل غلط ہے۔ انسان کی نجات اس کے اعمال پر نہیں بلکہ اس کا دارومدار خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے۔ عمل کرنا انسان کا کام ہے اور قبول کرنا خدا کا کام ہے۔ جب خدا تعالیٰ انسان کی خامیوں کے باوجود اس کے اعمال کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کر لیتا ہے تو یہ خدا کی طرف سے بندہ پر ایک احسانِ عظیم ہے جس کی انسان جتنی بھی قدر کرے کم ہے۔ حضور کے ارشادات کا رُوح پرور سلسلہ نصف گھنٹے تک جاری رہا اس کے بعد حضور نے باری باری احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر ان کی درخواست پر جماعت ہنسلو کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

شادی کی دو تقاریب

دُنیوی زندگی میں خوشی اور غم انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ایک پہلو میری گزشتہ رپورٹ میں بیان ہوا تھا اب خوشی کا پہلو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ر جولائی کو برادرم مکرم وسیم احمد چوہدری ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اورسیر ربوہ کی تقریب شادی محمود ہال میں عمل میں آئی۔ ساڑھے چار بجے شام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس ہال میں تشریف لاکر اس تقریب کو برکت بخشی اور رشتے کے ہر جہت سے خیر و برکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بننے کے لئے مدعوین سمیت دعا کرائی۔ دعا سے پہلے مکرم ملک عبدالعزیز صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور برادرم مکرم خواجہ میر الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ برادرم وسیم احمد چوہدری جو ان دنوں فرینکفورٹ میں مقیم اور جماعتی کاموں میں سرگرم عمل رہتے ہیں کا رشتہ محترمہ آصفہ خان صاحبہ بنت مکرم محمد افضل خان صاحب لندن کے ساتھ ڈیڑھ ہزار پونڈ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ ان کے نکاح کا اعلان ۱۴ر جولائی بعد نماز جمعہ برادرم مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انگلستان نے کیا تھا۔ اگلے روز ۱۶ر جولائی کو دولہا کے بڑے بھائی مکرم حمید احمد صاحب چوہدری نے محمود ہال میں دعوت ولیمہ دی۔ حضور نے بھی ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور اس کے اختتام پر رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

محمود ہال میں دعوت ولیمہ کا ہنگامہ ابھی ختم نہ ہو پایا تھا کہ ایک دوسری تقریب رخصتانہ کی تیاری میں خوشی سے ہال گونجنے لگا۔ محترمہ نوید و بشریٰ احمد صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد خواجہ صاحب لندن کی شادی میجر حسن محمود ملک ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل ایس۔ جی ملک صاحب کے ساتھ قرار پائی۔ مکرم خواجہ صاحب کی درخواست پر ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ ساڑھے چار بجے شام محمود ہال میں تشریف لائے۔ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم میاں محمد شریف اشرف صاحب نے در ثمین سے نظم پڑھی۔ اور اس عہد رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے حضور نے مدعوین سمیت دعا کرائی اور پھر ایک گھنٹہ سے زیادہ دیر تک بعض احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔

اس موقع پر حضور نے تفصیل سے بتایا کہ اسلام نے انسان کے حقوق قائم کئے ہیں اور اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ ہر انسان کو اس کا حق ملنا چاہیے۔ حقیقی اسلامی معاشرہ ہر انسان کو یہ اطمینان دلاتا ہے کہ اسے اس کا جائز حق مل جائے گا اور اس کے ساتھ بے انصافی نہیں ہو گی تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی ترقی کے لئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو پورے اطمینان کے ساتھ بروئے کار لائے۔ آپ نے فرمایا کسی انسان کی ترقی کا معیار اس کی اہلیت اور قابلیت کو ٹھہرانا چاہیئے اور یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ اس کا تعلق کس ملک یا قوم یا مذہب سے ہے۔

شادی کی ان ہر دو تقاریب پر دولہن اور بچیوں کی ایک خاصی تعداد بھی شامل ہوتی رہی۔ محمود ہال کے ایک حصہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا جہاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے تشریف لاکر دلہن اور ان کی رشتہ دار عورتوں کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

شام کی سیر

۸ر جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معہ قافلہ سیر کی غرض سے Windsor Castle کی طرف تشریف لے گئے۔

حضور نے یہاں دریا پار Eton کے چھوٹے سے قصبہ میں Cock Pit ریسٹورنٹ میں قافلہ سمیت چائے پی یہ ریسٹورنٹ جو ۱۴۲۰ء میں بنا تھا اور اس وقت [illegible] کہلاتا تھا اب ریسٹورنٹ کی شکل اختیار کر گیا ہے لیکن ابھی تک اس کی ظاہری ہیئت پر پرانی وضع قطع کی چھاپ نمایاں ہے۔ یہاں سے واپسی پر حضور Virginia Water پر گئے اور جھیل کے کنارے کچھ دیر تک چہل قدمی کرنے کے بعد آٹھ بجے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، مرزا لقمان احمد صاحب، مرزا تسنیم احمد صاحب اور مرزا احسن احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ساتھ شریک سیر تھے۔

ایمان افروز خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ۱۴ر جولائی کو نماز جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک نہایت ہی ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا۔

حضور نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی الٰہی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کی قربانیوں کو نوازا اور بے حساب نفع عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں غیر معمولی شفا بخشی اور احمدیہ کلینکس اور ہسپتال آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن گئے۔

لیکن نصرت جہاں سکیم تمہید ہے صد سالہ جوبلی منصوبہ کی جس کا ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر اعلان کیا گیا تھا اور جس کے ذریعہ سو زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی عالمگیر دعوت و تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ زیر تکمیل ہے یہ وہ اہم منصوبہ ہے جس کے ذریعے ہم نے دنیا کو اس جہالت سے نکالنا ہے جس میں وہ روحانی طور پر پھنسی ہوئی ہے اور اس گند سے بچانا ہے جس میں وہ اخلاقی طور پر گری ہوئی ہے۔ ہم نے اس ہمہ گیر منصوبہ کے ذریعہ دنیا کو خالق و مالک خدا کے قدموں میں لا جمع کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ہم اس یقین کامل پر قائم ہیں کہ گو یہ باتیں اس وقت دنیا کو انہونی معلوم ہوتی ہیں لیکن چونکہ یہ خدا کے وعدے ہیں اس لئے اپنے اپنے وقت پر انشاء اللہ پورے ہو کر رہیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایمان کے تقاضے پورے کریں اور ایسی سعی کوشش کر دکھائیں۔ فتح کا دارومدار اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ لیکن غلبہ اسلام کی اس عظیم الشان کامیابی کے لئے ہمیں اپنے اندر وہی یقین اور قربانی کی روح پیدا کرنی چاہیئے جو صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرہ امتیاز تھا۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گا۔ جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی جو عنقریب شروع ہونے والی ہے اسکے استقبال کے لئے صد سالہ جوبلی فنڈ کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ درحقیقت غلبۂ اسلام کی صدی ہے جس میں اسلام اپنے عروج کو پہنچ جائے گا لیکن اس کے لئے ہمیں نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دینا پڑیں گی۔ صد سالہ جوبلی فنڈ بھی انہی قربانیوں کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت قرآن کریم کی وسیع پیمانے پر دوسری زبانوں اور ملکوں میں اشاعت کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں تبلیغی مراکز اور مطبع خانے قائم کرنے ہیں۔ گو اسلام کے عالمگیر غلبہ کی ذمہ داری فی الحقیقت ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اس کا سارا بوجھ تو ہم نہیں اٹھا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی طاقت دی ہے اتنی قربانی دینے سے تو دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت صاحب نے انگلستان کے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا انگلستان کی جماعت نے صد سالہ جوبلی فنڈ میں بڑے اخلاص سے حصہ لیا ہے اور بڑے پیار کے ساتھ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اچھی خاصی رقم کے وعدے کئے ہیں لیکن حصہ وعدوں کی ہر سال جو رقم آنی چاہیئے وہ اتنی نہیں آرہی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ میرے پاکستان جانے سے پہلے پہلے اپنے بقایا جات ادا کر کے کمی کو پورا کر دیں اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے مال خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی غیر معمولی برکتوں سے نوازتا ہے۔ حضور نے ۱۹۷۴ء کے کئی ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں دینے والے اور دین متین اسلام کے لئے غیرت دکھانے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عزت بھی بخشی اور دولت بھی عطا کی۔

آخر میں حضور نے فرمایا مجھے امید ہے انگلستان کی جماعت اسی جذبہ اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو ادا کرے گی جس کے ساتھ اس نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا۔ وباللہ التوفیق۔

لندن کانفرنس اور بیرونی پریس

حضور کا جو انٹرویو کیتھولک ہیرالڈ میں پچھلے ہفتے چھپا تھا اس کا تفصیلی ذکر الفضل میں گزر چکا ہے۔ یہ اخبار رومن کیتھولک چرچ کا نمائندہ اخبار ہے اور کئی لاکھ کی تعداد میں ہر جمعہ کے روز شائع ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں دنیا کے بیشتر ممالک میں لندن کانفرنس منعقدہ ۲-۳-۴ر جون اور برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے تبادلہ خیال کی دعوت اور حضور کی طرف سے اسے قبول کرنے کا چرچا ہو رہا ہے چنانچہ لائبیریا کے ایک اخبار Liberian Age نے لندن کانفرنس کے متعلق اپنی اشاعت ۱۶ر جون میں Did Jesus die on The Cross? کے عنوان سے حضور کی تصویر کے ساتھ خبر شائع کی اور لکھا کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے مخلصی حاصل ہوئی اور وہ طبعی عمر پا کر فوت ہوئے۔

اسی طرح نیروبی ٹائمز نے اپنی ۱۸ر جون کی اشاعت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے متعلق لندن کانفرنس کو کامیاب قرار دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید کی۔

لیگوس نائیجیریا کے اخبار سنڈے ٹائمز نے ۹ر جولائی کی اشاعت میں چار صفحات

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی بے بندگی۔ شرمندگی

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخان

مولا کریم کے بندہ پر بے انتہا احسان ہیں۔ وہ ہر وقت اس کی ربوبیت کر رہا ہے اور ہر وہ چیز جو اس کی بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے اُسے دے رکھی ہے۔ پھر اُسے اشرف المخلوقات بنا کر دنیا کی ہر شئے پر قدرت بخش رکھی ہے کہ جب چاہے اُسے استعمال کرے۔ اس کے بدلے میں وہ اپنا حق مانگتا ہے۔ وہ حق کیا ہے؟ یہی نماز کہ اس کا بندہ کم از کم پانچ وقت دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر اس کے گھر میں حاضر ہو کر اس کے آگے سر جھکائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نماز خدا کا حق ہے اسے
خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن
سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا
و صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا
گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو
مگر نماز کو ترک مت کرو"

(البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

دیکھو یہ کتنی تاکید ہے کہ گھر بار، کاروبار تباہ ہوتا ہے تو ہونے دو۔ نماز کو نہ چھوڑو۔ عبودیت کا اقرار کیا ہے تو اسے نبھاؤ ورنہ بدعہد سمجھے جاؤ گے۔ اس میں وفاداری کی شرط استواری ضروری ہے اور یہ صحیح ہے کہ نماز خدا کا حق ہے اسے ہر حالت میں ادا کرنا چاہیے اور جو یہ حق ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔ اس حق میں چھوٹ نہیں۔ اس میں معافی نہیں۔ ہر حالت میں ادا کرنا ہے۔ اس کی عدم ادائیگی میں کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں حتی ممکن آسانیاں بھی وہ فراہم کر دی گئی ہیں کھڑے ہو کر ادا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو۔ بیٹھ کر ادا کرنا مشکل ہے تو لیٹ کر ادا کرو۔ صحت نقاہت اور کمزوری ہے تو اشاروں سے پڑھ لو۔ پانی نہ ہو تو تیمم کر لو۔ کپڑے ناپاک ہوں تو کوئی حرج نہیں دل تو پاک ہے۔ انہیں سے پڑھ لو اور دوسرے وقتیں بیمار یا سفر میں ہو تو قصر کر لو یہ اور دیگر حالات صحیح نہ ہوں تو جمع کر لو۔ سفر درپیش ہے تو ریل یا لاری میں پڑھ لو اور اگر دشمن کے خوف کی وجہ سے بھاگنے کی نوبت آ جائے تو بھاگتے ہوئے پڑھ لو۔ غرضیکہ سہولات ہیں ہے جیسا کہ ممکن ہو اس فرض کو ادا کرو اس میں ہرگز کوتاہی نہ ہو کیونکہ اس میں کوئی قضا نہیں۔

دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے ادائیگی نماز میں کتنی سہولتیں دے رکھی ہیں کہ ان آسانیوں کے علاوہ کسی اور چھوٹ کی ضرورت ہے۔ اگر ان رعایات کے باوجود کوئی مسلمان نماز ادا نہیں کرتا یا سستی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنا نہیں چاہتا ورنہ اس کی ادائیگی میں اور کون سی مشکل باقی رہ جاتی ہے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہیں کیونکہ نماز تو ڈرنے والوں پر آسان ہے :-

"اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا
عَلَی الْخَاشِعِیْنَ"

پھر اسے یوم آخرت پر بھی ایمان نہیں حالانکہ ایمان کی بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ بعث بعد الموت پر یقین رکھے اور جزا اور سزا کو حق جانے۔ اگر وہ اس عقیدہ پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ مسلمان نہیں اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت میں سے عمداً نماز ترک کرتا ہے وہ کافر ہے اور اگر سستی اور غفلت سے نماز چھوڑتا ہے تو وہ منافق ہے اور آپ جانتے ہیں کہ منافق کی سزا کیا ہے وہ یہی کہ :-

"اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی
الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ
النَّارِ"

یعنی سب سے زیادہ خدا کے غضب کا مورد۔

ارشاد نبوی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو دوسرے اعمال کی طرف اللہ تعالیٰ توجہ فرمائے گا۔ ورنہ نہیں پس اسی اصول کے ماتحت ایک مومن بندہ کو غور کرنا چاہیئے کہ اس کا معاملہ نمازوں کے متعلق کیا ہے؟ اگر وہ سستی کر رہا ہے تو اسے دور کرے کیونکہ اس معاملہ میں کوئی عذر قابل قبول نہیں۔ جاننا چاہیئے کہ اسلام کے جتنے ارکان ہیں ان میں نماز کو فضیلت حاصل ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام میں جتنی عبادتیں ہیں ان میں عبادت کی بہترین شکل نماز ہے۔ اسی کو دین کا ستون کہا گیا ہے۔ یعنی اس کی بنا پر دین قائم ہے۔ اگر نماز نہیں تو دین بھی نہیں قرآن کریم میں سب سے زیادہ تاکید نماز کی آئی ہے۔ قیامت کے روز جنتی لوگ دوزخیوں سے دریافت کریں گے کہ تمہیں کونسی چیز دوزخ میں لے گئی؟ تو وہ کہیں گے کہ نمازوں کی عدم ادائیگی اور یوم حساب پر متزلزل ایمان۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو لوگ بادشاہت یا حکومت کی وجہ سے نماز ترک کرتے رہے ہوں گے ان کو فرعون کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے گا اور ان کا حشر نشر فرعون کے ساتھ ہو گا۔ جو حکومتی کاموں کی وجہ سے سست ہوں گے ان کو ہامان کی صف میں۔ جو دولت کی فراوانی سے غافل رہے ہوں گے ان کو قارون کی صف میں۔ اور جو تجارت اور کاروبار کی وجہ سے سستی کرتے ہوں گے ان کو اُبی بن خلف کی صف میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ اور ان کا معاملہ ان جیسا ہو گا۔ گویا خدا تعالیٰ کے حق کو ادا نہ کرنے والا قیامت کے دن ذلت اٹھائے گا اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا

دیکھا جاتا ہے کہ اکثر نوجوان۔ ملازمت پیشہ اور کاروباری آدمی نمازوں میں سستی کرتے ہیں بعض پانچ نمازوں میں سے کچھ چھوڑ دیتے ہیں کوئی پانچ میں سے دو پڑھتا ہے تو کوئی تین۔ یہ درست نہیں۔ متفق علیہ حدیث ہے۔ کہ عمداً نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ یا منافق۔ پس یہ بڑا خطرناک معاملہ ہے۔ اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ بہرحال نماز کو کسی حالت میں بھی ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان سے پوچھا کہ بتاؤ نمازوں کا کیا حال ہے۔ وہ کہنے لگا۔ حضرت فجر کی نماز تو معاف کریں۔ باقی نمازیں کبھی کبھی پڑھ لیتا ہوں۔ اناللہ۔

تو یہ حالت ہے ہماری قوم کی۔

واقعی ہمارے اکثر نوجوانوں پر صبح، فجر اور عشاء کی نمازیں بہت بوجھل ہیں۔ انہیں بار بار سمجھانا اور جگانا چاہیئے۔ اگر ہمارے نوجوان انہی دو نمازوں کی طرح سست رہے تو ان کو احمدیت میں رہ کر کیا ملے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو نمازوں کو عمداً ترک کرتا ہے اس کو ایمان والی موت کبھی نصیب نہ ہو گی۔ وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ پس اس زندگی کا کیا فائدہ جس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔

جاننا چاہیئے کہ نماز کوئی چٹی نہیں بلکہ بقول حضرت مسیح موعود :-

"خدا کی محبت اس کا خوف
اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام
نماز ہے"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

یہ مومن کا معراج ہے اس سے اسے روحانی عروج ملے گا۔ یہ خدا تعالیٰ تک لے جانے والی گاڑی ہے۔ اس کے بغیر وہ خدا تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ یہ اس کے قرب کا ذریعہ ہے۔ جیسے فرمایا :-

"وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ"

انسان تو دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اس کا ذریعہ نماز ہے۔ وہ پانچ وقت اسی لئے بلاتا ہے کہ ہمیں پاک کرے اور اپنے فیضان سے مالا مال کرے۔ کریم جب کسی کو بلاتا ہے تو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ اسی طرح جب رب کریم بندہ کو اپنے دربار میں بلاتا ہے تو خالی واپس نہیں کرتا۔ یہ اس کی شان کے خلاف ہے۔ انتظار بھی کرتا ہے۔ دروازہ بھی کھولتا ہے۔ اور بے اندازہ دیتا ہے۔ ہر شخص اس کی رحمتیں اپنے دامن میں سمیٹ لاتا ہے۔ پس نماز چٹی نہیں بلکہ اس کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے نماز اس کی بخشش اور کرم کا دوسرا نام ہے۔ اس سے بندہ کو سرفرازی ملتی ہے ملائکہ یوں کہتے ہیں کہ سجدہ کا حکم دے کر اس نے بندہ کے سر پر تاج رکھ دیا ہے۔ اسی عطیئے خاص کے متعلق حضرت مصلح موعود نے ایک شعر میں یوں کہا ہے :-

"سجدہ کا حکم دے کے مجھے تاجور کیا
میری جبیں کہاں ہے ترا سنگ در کہاں
لے جاتے در یار کے وہ پاؤں پر کہاں
دیکھے خیال یار وہ ایسی نظر کہاں
سجدہ کا حکم دے کے ......"

سچی بات تو یہ ہے کہ اگر انسان اپنے مالک کو نہیں پہچانتا اور اس کے آگے سجدہ نہیں کرتا تو یہ سخت کفران نعمت ہے۔ کتا بھی اپنے مالک کو پہچانتا ہے جب مالک گھر آئے تو دوڑ کر اس کے قدموں میں جا لوٹتا ہے۔ گویا اس کو سجدہ کرنا چاہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر انسان اپنے رب کو نہ پہچانے اور اس کے آگے پانچ وقت کم از کم اپنی جبین نیاز نہ جھکائے تو یہ اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق نہیں۔ اس کی بدقسمتی قابل افسوس ہے۔ دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے بندہ پر احسانات ہیں کہ وہ ان کو گن بھی نہیں جا سکتا۔ ان کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ سجدہ شکر بجا لاتا رہے اور ہمیشہ اس کے آگے سر بسجود رہے۔ اگر نمازوں میں غفلت کرتا ہے تو اس کی محرومی میں کیا شک ہے اور سچ تو یہ ہے کہ عبادت کا نام محض عبادت اور بندگی ہے۔ اگر یہ نہیں تو زندگی محض شرمندگی ہے اور واقعی یہ صحیح ہے کہ ع

"زندگی بے بندگی شرمندگی"

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ اہلیہ حکیم شیخ محمد صاحب آف ڈگری (سندھ) حال ربوہ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۷۸ء بوقت ۴ بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسی شام جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۲ جولائی کو محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر فضل محمد راں
کراچی)

(۲) میری والدہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد یوسف صاحب مرحوم ۶۸-C ماڈل ٹاؤن لاہور مختصر علالت کے بعد ۱۰ جولائی ۷۸ء کو صبح ۵ بجے H. ... ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۹ سال تھی۔ نماز جنازہ مغرب کی نماز کے بعد مکرم سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ماڈل ٹاؤن نے پڑھائی۔ جمعہ کی نماز کے بعد بھی نماز جنازہ ادا ہوئی۔

مرحومہ حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ موصی۔ صحابی حضرت مسیح موعود کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ قریباً ۲۵ سال تک لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن C کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی۔ آپ نے ۲ لڑکے اور دو لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (شاہد زیدی ۶۸ C ماڈل ...)

ہائی بلڈ پریشر

مکرم الحاج ڈاکٹر کیپٹن عطاء الرحمن صاحب ساہیوال

ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف آج کل ادھیڑ عمر کے بعد اسی قدر زیادہ ہو گئی ہے کہ بعض دفعہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لمبی عمر تک زندہ رہنے کا جرمانہ ہے۔ امریکہ وغیرہ میں تو ۴۰ سال سے زائد عمر والوں میں سے ⅓ حصہ مردوں میں سے اور ⅖ حصہ مستورات میں سے اس تکلیف کا شکار ہیں۔ مرد حضرات ۴۰ سال کی عمر کے بعد اور خواتین ۵۰ سال کی عمر کے بعد اس تکلیف کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ جنگلوں میں رہنے والے کم تہذیب یافتہ لوگوں میں یہ تکلیف عام طور پر نہیں پائی جاتی۔ جوں جوں تہذیب ترقی کرتی جاتی ہے یہ بیماری بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس کو موجودہ تہذیب کے ساتھ بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔

نارمل بلڈ پریشر

عام طور پر 110 SYSTOLIC سے ۱۴۰ تک اور 70 DIASTOLIC سے ۹۰ تک نارمل سمجھا جاتا ہے۔ تاہم ایک ساٹھ سال سے زائد عمر کے انسان کا اگر 160 to 170 mm Hg SYSTOLIC PRESSURE اور 90 MM Hg DIASTOLIC سے زائد نہ ہو جائے تو یہ نارمل ہی تصور کیا جائے گا۔ ورزش کے نتیجہ میں وقتی طور پر بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ جس کے کوئی خاص معنی نہیں ہیں۔

بلڈ پریشر کو دو اقسام میں بیان کیا جاتا ہے (۱) سادہ بلڈ پریشر (۲) زیادہ سخت قسم کا بلڈ پریشر

سادہ بلڈ پریشر کی علامات سر درد۔ سر چکرانا۔ نیند نہ آنا۔ دل کی دھڑکن یا نبض کے چلنے کا محسوس ہونا۔ سانس پھولنا۔ تھکاوٹ محسوس ہونا ہیں۔ سخت قسم کا بلڈ پریشر عام طور پر 250/140 ہوتا ہے۔ متلی یا قے کی شکایت ہوتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے یہ عام طور پر ۵۰ سال سے کم عمر میں ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی شریانوں پر برا اثر پڑتا ہے اور نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ گردوں کی تکلیف عام طور پر اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ بڑی تکلیف دہ سر درد۔ گردن میں اکڑاؤ اور سانس کا پھولنا عام علامات ہیں۔ اس کے علاوہ پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب میں خون آنا۔ نکسیر پھوٹنا۔ کھانسی کے ساتھ خون آیا۔ یا بلغم کے ساتھ کھانسی کے بعد خون آنا۔ پیٹ میں درد ہونا خاص طور پر نچلے حصہ میں یا تشنج کے دورے پڑنا کبھی کبھار ہوتے ہیں۔ سر درد سب سے پہلی علامت ہے جو علی الصبح سو کر اٹھتے ہی محسوس ہوتی ہے جو کہ ماتھے پر زیادہ محسوس ہوتی ہے یا سر کی چوٹی پر چند گھنٹے یا سارا دن رہتی ہے۔ بعض دفعہ سر درد ہفتہ میں صرف ایک دن ہوتی ہے جس دن مریض چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے اپنی عام روزمرہ کے معمولات کے خلاف کرتا ہے۔

علاج:

بعض ڈاکٹر صاحبان کا خیال ہے کہ مریض کو اگر وہ خود کوئی شکایت نہ کرے تو اس کے بلڈ پریشر کے متعلق بتا کر خواہ مخواہ پریشانی میں مبتلا نہ کیا جائے اگر تو بلڈ پریشر معمولی طور پر زیادہ ہے تو ٹھیک ہے کہ مریض کو بتا کر پریشان نہ کیا جائے لیکن اگر بلڈ پریشر بہت زیادہ ہے اور خیال ہے کہ خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے جیسا کہ "MALIGNANT BLOOD PRESSURE" میں ہوتا ہے تو احسن طریق سے مریض کو واضح طور پر بتا دینا چاہیئے تاکہ مریض اپنے علاج کے سلسلہ میں پورے طور پر تعاون کرے

عام طور پر بلڈ پریشر کنٹرول کرنے کے واسطے تین قسم کی ادویات استعمال کی جاتی ہیں:۔

(۱) تسکین آور (SEDATIVES)
(۲) براہ راست خون کی شریانوں کو ڈھیلا کر کے پھیلانے والی "DIRECT VASODILATORS"
(۳) بلاکنگ ایجنٹس BLOCKING AGENTS

تسکین آور ادویہ صرف اسی وقت دینی چاہئیں جب ذہنی تناؤ یا کھچاؤ ہو چلئے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر مریض کی تسلی کر دی جائے کہ اس کی مرض کوئی زیادہ نہیں ہے اور تسکین آور دواؤں کی ضرورت نہیں ہے اس سے بہ نسبت تسکین آور دوا کے زیادہ [illegible] ہوتا ہے۔

براہ راست شریانوں کو پھیلانے والی ادویات نائٹریٹس اور نائٹرائٹس (Nitrits & Nitrates) THEO ... اور THEOPHYLLINE BROMINE وغیرہ ہیں۔ بلاکنگ ایجنٹس (Blocking Agents) سرپاسل (Serpasil) ایلڈومیٹ Aldomet - اسمالین Ismelin وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ پیشاب آور ادویات بھی استعمال کی جاتی ہیں مگر یہ سب ادویات ڈاکٹر صاحب کے مشورہ کے مطابق استعمال کرنی چاہئیں۔ بعض دفعہ اپریشن بھی کرنا پڑتا ہے۔

علاج کا سب سے ضروری حصہ اللہ تعالیٰ سے شفا کے لئے دعا کرنا ہے جو ڈاکٹر اور مریض دونوں کو ہر وقت کرتے رہنا چاہیئے۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی مرحوم عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ پچھلے دنوں دل کا شدید دورہ پڑا۔ اب گو حالت پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی شدید کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منصور احمد مبشر۔ لاہور)

(۲) مکرم ریٹائرڈ ملک بشیر احمد صاحب اخوان انسپکٹر وقف جدید ربوہ چند مہینوں سے عارضہ ضعف جگر بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منور احمد عارف
محلہ دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

(۳) میرے بھائی عبدالحی بشارت صاحب حال مقیم فرینکفورٹ (جرمنی) کا اپنڈکس کا اپریشن ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ لیکن ابھی کمزوری باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عذرا تحسین بنت عبدالعزیز کھوکھر
دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

(بقیہ صفحہ)

پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تصویروں کے ساتھ جماعت احمدیہ اور اس کی غرض و غایت، اس کی کارکردگی بالخصوص اشاعت قرآن کے علاوہ برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے تبادلہ خیال کی دعوت کو قبول کرنے سے متعلق حضور کی تقریر کا پورا متن شائع کیا۔ ان تینوں اخبارات کے تراشے الفضل میں علیحدہ شائع ہونے کے لئے اس رپورٹ کے ساتھ ہی ارسال خدمت ہیں۔

اسلام پر عیسائیوں کے اعتراضات

خاکسار نے اپنی گزشتہ رپورٹ میں مشہور عیسائی مستشرق کینتھ کریگ کی مشن ہاؤس میں آمد اور حضور سے ملاقات کا ذکر کیا تھا اور عیسائی پادریوں کے نئے رجحان کی نشاندہی کی تھی۔ اس ضمن میں حضور نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کو جو ارشاد فرمایا تھا اس کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

عیسائی پادریوں، مستشرقین اور یورپین فلاسفروں نے پچھلی ۱/۲ صدی میں اپنی کتب میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تعصب کا اظہار جس قابل اعتراض زبان میں کیا ہے اس کے متعلق حضرت اقدس نے مکرم امام صاحب کو ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے تمام حوالے جمع کئے جائیں۔ نہ صرف انگریزی کی بلکہ ہر زبان میں جو کتابیں اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں ان میں سے متعلقہ اقتباسات یکجا صورت میں جمع کر دیئے جائیں تاکہ ایک تو یہ ریکارڈ محفوظ ہو جائے اور اس طرح دنیا کو یہ پتہ لگ جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں بھی عیسائی پادریوں اور مستشرقین کے خلاف الزامی جواب کے طور پر سخت الفاظ استعمال کئے ہیں حضور علیہ السلام اس میں حق بجانب تھے اور دوسرے اس لئے بھی یہ مواد اکٹھا کرنا ضروری ہے کہ کہیں عیسائی پادری اور مستشرقین ان حوالہ جات کو ضائع کر کے یا ان میں تحریف کر کے یہ کہنا نہ شروع کر دیں کہ انہوں نے تو اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تلخ اور نازیبا زبان استعمال نہیں کی تھی۔

اس ارشاد سے حضور اقدس کا یہ منشاء بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان اعتراضات کا یکجائی طور پر جواب بھی تیار کیا جائے۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب نے ایک سرکلر چٹھی کے ذریعہ احمدیہ مشنز اور علم دوست حضرات سے فرداً فرداً بھی اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست کی ہے۔ خود امام صاحب بھی اس بارہ میں پوری تندہی سے مواد اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم رشید احمد صاحب مکان ۳۲۷/پ گلی ۱/۴ ماڈل ٹاؤن بی فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ فضل حسین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۵/۱۵ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کا کوئی اور وارث نہیں ہے۔ والد صاحب اور والدہ صاحبہ موصی تھے ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہوا ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا داماد علی محمد جہاڑی میں بارود پھٹنے سے سخت زخمی ہو گیا ہے اور فیصل آباد سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے

ٹینڈر نوٹس

۱۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ ہذا کے ایسے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے موجودہ کیلنڈر سال ۱۹۷۸ء کے لئے اپنے نام کا اندراج کرا لیا ہو یا تجدید کرا لی ہو سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکیداروں کو ٹنڈر کھولنے کے وقت اس بات کا ثبوت مہیا کرنا ہوگا۔

۲۔ ٹنڈر مجوزہ فارم پر کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ جنرل ۱۹۷۷ء پر فی صد کم یا زائد پر اور نان شیڈول آئیٹم کے لئے آئیٹم ریٹ دیئے جائیں۔

۳۔ مجوزہ زر ضمانت کے بغیر کوئی ٹنڈر بھی قابل قبول نہیں ہوگا۔ زر ضمانت ڈیپازٹ کال کی صورت میں کسی بھی منظور شدہ بنک میں زیر دستخطی کے نام جمع کرائی جائے۔

۴۔ ٹنڈر ۲۸-۸-۷۸ کو گیارہ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی دن اور اسی وقت پر حاضر ٹھیکیداروں یا ان کے نامزد ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۵۔ ٹنڈر فارم زیر دستخطی کے دفتر سے قیمتاً کسی بھی دن دفتری اوقات کے دوران حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر کھولنے والے دن کسی بھی شخص کو ٹنڈر فارم مہیا نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ کوئی ٹینڈر جو مشروط ہوگا، بذریعہ ڈاک یا تار دیا جائے گا قابل قبول نہ ہوگا۔ کام کا تخمینہ لاگت، تصریحات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۷۔ زیر دستخطی اور سپرنٹنڈنگ انجینئر صاحب لوئر جہلم سرکل تمام یا کسی ایک ٹنڈر کو وجہ بتائے بغیر مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ ٹھیکیدار اور محکمہ کے درمیان اختلاف کی صورت میں سپرنٹنڈنگ انجینئر صاحب کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	مدت
(۱)	تعمیر کوٹھی مہتمم صاحب سکارپ II سرگودہا	۳،۲۴،۰۰۰	۶۴۸۰	آٹھ ماہ
(۲)	تعمیر چار عدد سینئر کوارٹرز برائے سکارپ III سرگودہا	۳،۹۶،۰۰۰	۷۹۳۸	آٹھ ماہ
(۳)	تعمیر چار عدد جونیئر کوارٹرز برائے سکارپ III سرگودہا	۱،۷۷،۲۰۰	۳۵۴۴	آٹھ ماہ

چوہدری عبدالحکیم
مہتمم سرگودہا ڈویژن انہار
سرگودہا

IPL 3406

درخواست دعا ہے۔ (ملک محمد الدین اعوان کارکن دفتر آبادی ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(چوہدری مقصود احمد ورک۔ قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ مکرم خواجہ عبدالرحمن صاحب آف سیالکوٹ شہر کو ایک ہفتہ سے بائیں آنکھ میں زخم اور آشوب چشم کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ)

۴۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے رزق کی کشائش عطا فرمائے محکمانہ ترقی میں پیش آمدہ روک کو دور کر دے اور بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرے اور میری رفیقہ حیات کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
(محمد فیروز الدین مدرس صابر آباد چیکار اوڑی مظفر آباد آزاد کشمیر)

۵۔ ہمارے ایک مربی بھائی مکرم شریف احمد صاحب اشرف عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں پوری صحت دے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین
(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۶۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں ان کا نشتر ہسپتال ملتان میں اپریشن ہونا ہے۔ احباب جماعت ان کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد [illegible] ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد دین صاحب کی علالت اور قبولیتِ دعا کے نشان

(مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سمن آباد۔ لاہور)

حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خدام میں سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اصحاب میں سے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عمر بھر خدمتِ دین کی توفیق بخشی۔ سالہا سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ پھر کئی سال تک ناظر تعلیم کے فرائض سرانجام دیتے رہے امریکہ میں مبلغِ اسلام کے طور پر خدمت کی بھی توفیق ملی۔ اس وقت آپ کی عمر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۶ برس کے قریب ہے۔ آپ کی زندگی میں دو دفعہ قبولیتِ دعا کے غیر معمولی نشان ظاہر ہوئے۔

پہلا نشان آپ کے اوائل عمر میں ظاہر ہوا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایام طفولیت میں ہی احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ابھی آپ زیرِ تعلیم تھے کہ آپ کے جسم پر نہایت تکلیف دہ پھنسیاں نکل آئیں۔ جب معمولی علاج سے آرام نہ آیا تو آپ قادیان میں حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب (خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں بغرض علاج حاضر ہوئے۔ انہوں نے بڑی توجہ اور محبت کے ساتھ علاج کیا مگر تکلیف میں کوئی فرق نہ پڑا بلکہ مرض بڑھتی چلی گئی۔ آخر ایک دن انہوں نے حضرت مولوی محمد دین صاحب کو فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب مسجد مبارک سے نماز پڑھ کر واپس گھر جانے لگیں تو آپ اس دروازے کے پاس کھڑے ہو جائیں جو مسجد سے ملتی ہے۔ میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں آپ کے لئے دعا کی درخواست کروں گا۔ چنانچہ آپ اس دروازہ کے قریب کھڑے ہو گئے۔ جب حضرت اقدس تشریف لائے تو حضرت مولوی صاحب نے حضورؑ کی خدمت میں آپ کو پیش کیا اور فرمایا حضور اِس لڑکے کو پھنسیوں کی شدید تکلیف ہے اور باوجود علاج کے آرام نہیں آ رہا حضور اِس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضورؑ نے حضرت مولوی محمد دین صاحب کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا کہ کب سے یہ تکلیف ہے؟ جواب دینے کی بجائے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ تب حضورؑ نے نہایت شفقت کے ساتھ فرمایا میں اِنشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ جب حضورؑ یہ کہہ کر گھر تشریف لے گئے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا اَب انشاء اللہ خدا کے مسیح کی دعا اور توجہ سے آپ کو شفا حاصل ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس بیماری سے شفا عطا فرمائی۔

حضرت مولوی محمد دین صاحب کی زندگی میں قبولیتِ دعا کا دوسرا نشان اب حال ہی میں ظاہر ہوا ہے۔ اوائل ماہِ اپریل میں آپ اچانک بیمار ہو گئے۔ چہرہ پر بہت زیادہ ورم ہو گیا پیٹ بھی بہت پھول گیا اور کئی عوارض جمع ہو گئے جن کی وجہ سے بیماری نے سخت تشویشناک صورت اختیار کر لی۔ اس پر آپ کے ہم زلف محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر اور بیماری کی کیفیت بیان کر کے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے فرمایا "میں ان کے لئے دعا کر رہا ہوں"۔ یہ الفاظ ہمارے لئے بہت ڈھارس کا موجب بنے اور ہمیں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ حضور کی دعا سے آپ کو شفا بخشے گا کیونکہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء میں حضور ایدہ اللہ نے جماعت کو یہ خوشخبری دی تھی کہ

"میں نے آپ کی تسکینِ قلب کے لئے، آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے اور آپ کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے اپنے ربِّ رحیم سے قبولیتِ دعا کا نشان مانگا۔ مجھے یقین اور پورا بھروسہ ہے اُس پاک ذات پر کہ وہ میری اِس التجاء کو ردّ نہیں کرے گا"

(الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء)

حضور کی دعا کی برکت سے آہستہ آہستہ بیماری کا زور کم ہونا شروع ہو گیا۔ حضور کی خصوصی ہدایت پر پوری توجہ سے ہر ممکن علاج کیا گیا۔ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب آف فضلِ عمر ہسپتال ربوہ صبح و شام آپ کو دیکھتے رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہومیوپیتھک ادویات دیتے رہے۔ آخر حالات نے رُخ بدلنا شروع کیا اوّل اخراج ریاح ہوا پھر پیٹ کے مواد کا اخراج ہوا اور ورم کم ہونا شروع ہوا۔ اب حالت یہ ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو حضور ایدہ اللہ کی دعا کی برکت سے نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ تاہم ابھی بعض عوارض باقی ہیں۔ کمزوری اور ضعف اب بھی اتنا ہے کہ خود اُٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ تا دیر سلامت رکھے اور خدمتِ دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

محترم محمد سعید انور صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۷۸ء کو بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دیتے ہیں کہ محترم محمد سعید صاحب انور موددھا وفات پا گئے ہیں۔ انّا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

محترم محمد سعید صاحب انور موددھا۔ یوپی (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اعلان کرنے پر انہوں نے اپنی خدمات پیش کر دیں اور ان دنوں دفتر بہشتی مقبرہ میں بطور اکاؤنٹنٹ کام کرتے تھے۔ ۲۳ جون ۱۹۷۸ء کو ٹرک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ ایک ٹانگ کی پاؤں کے قریب سے ہڈی چکنا چور ہو گئی جسے بالآخر ڈاکٹری مشورہ کے تحت پنڈلی تک کٹوانا پڑا۔ کئی دنوں کی بے ہوشی کے بعد کسی قدر ہوش آ گئی اور کچھ ڈھارس بندھ گئی مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ امرتسر ہسپتال میں ڈاکٹر صاحبان بڑی توجہ سے علاج کرتے رہے مگر ان کا وقتِ مقررہ آ پہنچا تھا اور وہ اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم ایک مخلص محنتی اور متاہل کارکن تھے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے اہل و عیال کا خود کفیل ہو۔ اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ (ناظر خدمتِ درویشان)

ضروری اعلان

فضلِ عمر ہسپتال میں اپرنٹس یعنی کام سیکھنے کے لئے انتظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے۔ اپرنٹس میٹرک پاس ہونا چاہیئے۔ زنانہ حصہ میں بھی نرسنگ کی ٹریننگ کے لئے انتظام ہے لہذا جو لڑکے لڑکیاں کام سیکھنا چاہتے ہوں وہ فوری درخواستیں بھجوا دیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجرّبات
۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِ اٹھرا — مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں — تیس روپے
زدجامِ عشق — (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون ۲۴۸۴۴
ربوہ۔ فون: ۶۳۸

درخواستِ دعا

خاکسار کی خالہ (جو عبدالشکور قریشی صاحب کی بیگم ہیں) اسلام آباد میں دل کی بیماری کے دوبارہ حملہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴